## سوال

(355) پاگل خاوند سے بیوی کا خلع طلب کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ہندہ کا شوہر عرصہ آٹھ برس سے مرض جنون میں بتلا ہے کبھی کبھی دو ایک روز ہوش میں آجاتا ہے اور اس عرصہ میں علاج بھی بہت ہوا مگر کچھ صورت افاقہ نہیں ہے بلکہ اور ترقی پر ہے ہندہ بہت چاہتی ہے کہ کسی طور سے طلاق دے دے اسی لیے اپنا زیور دیتی ہے اور مہر بھی معاف کرتی ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا اور نہ کسی طور سے نان و نفقہ کا خبر گیراں ہوتا ہے ہندہ اس وقت میں بعمر پچیس سالہ ہے اور اپنے نان ونفقہ سے بہت عاجز و پریشان ہے اور نہ کوئی صورت گزران ہے نیز خوف اس بات کا ہے کہ ہندہ سے اس حالت پریشانی میں امور خلاف شرع صادر ہو جائیں اب ہندہ اپنے گلو خلاصی کے واسطے دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ کے واسطے دوسرا نکاح کر لینے کے جواز کی یہ صورت ہے کہ ہندہ حاکم شرع کے روبرو اس بات کی درخواست کرے کہ میرا شوہر اس قدر مدت سے مرض جنون میں بتلا ہے کبھی ہوش میں آجاتا ہے میں اس سے طلاق چاہتی ہوں اسی لیے زیور دیتی ہوں اور مہر بھی معاف کرتی ہوں لیکن وہ نہ مجھے طلاق دیتا ہے نہ کسی طور سے میرے نان و نفقہ کی خبر لیتا ہے اب میری گزران کی کوئی صورت اس کے نکاح میں رہ کر نہیں ہے لہٰذا درخواست کرتی ہوں کہ میرا نکاح فسخ کر دیا جائے کہ عدت کا زمانہ کاٹ کر کسی دوسرے سے اپنا نکاح کر لوں حاکم مذکور ہندہ سے اس بات کا ثبوت لے کر کہ اس کا شوہر فی الواقع اس کے نان و نفقہ کی خبر نہیں لیتا نکاح مذکور فسخ کر کے حکم دے دے اور وہ بعد انقضائے عدت کے دوسرے سے اپنا نکاح کر لے۔

شامی (2/712 چھاپہ مصر) میں فتاوی "قاری الهدایہ" سے منقول ہے۔

"سأل عمن غاب زوجها ولم یترک لها نفقة. فأجاب : إذا أقامت بینة علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذ"

(اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا شوہر غائب ہوا اور اس کے لیے نفقہ نہ چھوڑ کر گیا ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ جب وہ اس پر حجت قائم کر دے اور قاضی سے فسخ نکاح کا مطالبہ کرے جو اس معاملے کا بخوبی علم رکھتا ہو تو وہ نکاح فسخ کر دے تو اس کا یہ فیصلہ نافذ ہوگا

ہدایہ ص 585 چھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

"قال علیہ السلام : { لاضرر ولاضرار في الإسلام } "

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پہلے پہل) کسی کو نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا جائز ہے اور نہ بدلے کے طور پر نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا)

"نصب الرایۃ لاحدیث الھدایہ (383/2) میں ہے۔

"روی من حدیث عبادۃ بن الصامت وابن عباس وأبي سعید الخدري وأبي ھریرۃ وأبي لبابۃ وثعلبۃ بن مالک وجابر بن عبداللہ وعائشۃ"

میں کہتا ہوں کہ اسے عبادہ بن صامت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو لبابہ ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے) اور کتاب "ظفر اللاضی بمایجب في القضاء علی القاضي (ص 127) میں ہے۔

"قد أمر اللہ سبحانہ بإحسان عشرۃ الزوجات، فقال: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ [النساء19] ونھی عن إمساکھن ضرارًا، فقال: وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا [البقرۃ231]، وأمر بالإمساک بالمعروف والتسریح بإحسان فقال: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ [البقرۃ229]، ونھی عن مضارتھن، فقال: وَلَا تُضَارُّوهُنَّ [الطلاق6]. فالغائب إن حصل مع زوجتہ التضرر بغیبتہ جاز لھا أن ترفع أمرھا إلی حکام الشریعۃ، وعلیھم أن یخلصوھا من ہذا الضرار القالع، ہذا علی تقدیر أن الغائب ترک لھا ما یقوم بنفقتھا وإنھا لم تتضرر من ہذہ الحیثیۃ بل من حیثیۃ کونھا لا مزدوجۃ ولا أیمۃ، أما إذا کانت متضررۃ بعدم وجود ما تستنفقہ مما ترکہ الغائب، فالفسخ لذلک علی انفرادہ جائز ولو کان حاضرًا، فضلاً عن أن یکون غائبًا، وہذہ الآیات التي ذکرناھا وغیرھا تدل علی ذلک"

(اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیویوں کے ساتھ احسان سے رہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس کا فرمان ہے ''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو'' اور انھیں تکلیف دینے کے لیے روکنے سے منع کیا ان کو اچھے طریقے سے رکھ لینے اور نیکی کے ساتھ چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ اس نے فرمایا: ''اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' نیز ان کو تکلیف دینے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''اور انھیں تکلیف نہ دو۔ اب جو شخص غائب ہے اور اس کے غیب رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حکام شریعت کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے اور ان حکام کے لیے جائز ہے کہ وہ اس مسلسل ضرر سے اس کو گلو خلاصی کرائیں۔

یہ اس صورت میں ہے جب غائب خاوند نے بیوی کے لیے وہ کچھ چھوڑا ہو جو اس کے نفقے کے قائم مقام بن سکے اب اس کو اس اعتبار سے تو تکلیف نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ وہ شادی شدہ تصور ہوتی ہے نہ بے نکاحی لیکن جب عورت کو اس اعتبار سے ضرر پہنچے کہ غائب خاوند نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے وہ بطور نفقہ استعمال کرسکے تو خالی اس وجہ سے عورت کے لیے نکاح فسخ کروانا جائز ہے درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو تو اس کے غائب ہونے کی صورت میں کیوں جائز نہیں ہوگا؟ مذکورہ بالا آیات اس پر دلالت کرتی ہیں)

نیز اسی صفحہ میں ہے۔

"إذا لم یترک لھا ما یحتاج إلیہ فالمسارعۃ إلی تخلیصھا وفک أسرھا ورفع الضرار عنھا واجبۃ"

(جب شوہر نے اپنی بیوی کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو جس کی وہ محتاج ہے تو اس کی بیوی کی گلو خلاصی کرانے کے لیے جلدی کرنا اور اس کو آزاد کرا کر اس کی تکلیف کو دور کرنا واجب ہے)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 562